07
2/04/86

پروگرام نمبر 71

۱

سامعین! جیساکہ ہم نے عروج و زوال کے تحت نشر ہونے والے
70 ویں پروگرام میں عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کے درمیان سیاسی تاریخ کے
دو زمانوں یعنی فارسی اور مکدونی زمانے کا ذکر کیا تھا۔ آج ہم اس پروگرام میں
سیاسی تاریخ کے باقی چار زمانوں یعنی مصری، شامی، مکابی اور رومی زمانے کا تذکرہ
کریں گے تو آئیے! سب سے پہلے مصری زمانے کا حال سنیں جو 323 سے 204 قبل از مسیح
تک رہا۔ 323 قبل از مسیح میں سکندرِ اعظم نے شہر بابل میں وفات پائی۔ اس کے بعد 20 سال
تک اس کے جرنیل اس کی مملکت کی تقسیم کے متعلق جھگڑتے رہے۔ پھر کسی حد تک مستقل
انتظام قائم ہوا۔ سیلوکس کو ایشیائی صوبوں کا بیشتر حصہ حاصل ہوا۔ اس نے مشرق کے
قدیم دارالحکومتوں مثلاً سوسن، بابل، اور دمشق کو نظر انداز کر کے بحیرہ روم کے قریب دریائے
اورنٹیس پر شاندار شہر انطاکیہ کی بنیاد رکھی۔ اس مقام سے ڈھائی صدی تک سلوکیوں (ORONTES)
نے یعنی سیلوکس کے جانشینوں نے جو اس کی نسل سے تھے سوریہ کی امیر سلطنت پر
حکومت کی اور پھر اس کے بعد صدیوں تک انطاکیہ، ایشیا کی دولت اور تہذیب
کا مرکز بنا رہا۔

بطلیموس نے مصر کو اس کے نئے دارالحکومت سکندریہ سمیت فتح کیا جو اس
کے جلد بعد مشرق کا تجارتی اور ادبی ام البلاد بنا۔ شامی اور مصری بادشاہتیں اور
ان کے دونوں دارالحکومت ایک طویل عرصے تک ایک دوسرے کے رقیب رہے۔
بطلیموس نے جلد ہی ملک فلسطین سیلوکس سے چھین لیا۔ وہ صدی جس کے دوران
ملک فلسطین بطلیموسیوں کے ماتحت رہا۔ یہودیوں کیلئے عموماً خوشحالی کا زمانہ
تھا۔ اس زمانے کا زیادہ قابلِ ذکر واقعہ یہ ہے کہ بطلیموس فیلڈلفس (بطلیموس دوم)
کے حکم پر شہر سکندریہ کی مشہور لائبریری کیلئے عبرانی صحائف کا یونانی زبان میں ترجمہ
ہوا۔ یہ ترجمہ مترجمین کی روایتی تعداد کے مطابق سبعینی ترجمہ کہلاتا ہے۔
سیاسی تاریخ کا چوتھا زمانہ شامی زمانہ ہے جو 204 سے 167 قبل از مسیح تک رہا۔
ملک فلسطین دوبارہ رقیب طاقتوں کے درمیان جھگڑے کا موجب بنا۔ آخر کار سیلوکیوں نے
بطلیموسیوں سے ملک فلسطین حاصل کر لیا۔ اس درمیانی وقفے کے چار سو سال کے دوران
سوریہ کے عہدِ حکومت کا زمانہ بھیانک ترین زمانہ تھا تاہم سب سے زیادہ عالیشان
بھی تھا۔ سلوکی انتہائی عیاش اور ظالم تھے۔ ان میں انتیکس ایپفینیز جو 175 سے 164 قبل از مسیح

ANTKEES EPIFNEES

تک رہا سب سے زیادہ بدنام تھا - ایک موقع پر مصر سے شکست کھاکر واپسی پر اُس نے یروشلیم سے بدلہ لیا - اُس نے وہاں کے چالیس ہزار باشندوں کا قتلِ عام کیا ہیکل کے خزانے لوٹ لئے اور قربان گاہ پر سؤر کی قربانی چڑھاکر اور ہیکل کے اندر چاروں طرف وہ پانی چھڑک کر جس میں حرام حیوان ابالا گیا تھا یہودیوں کے مذہبی جذبات و احساسات کو انتہائی مجروح کیا - اُس نے ہر طرح سے کوشش کی کہ عبرانی مذہب اور عبرانی اُمنگ دونوں کو مٹاکر یہودی قوم کو یونانیوں کی شکل دے دی جائے - اُس نے ہیکل بند کردی اور یہودی مذہب کو ماننے کی سزا موت قرار دے دی - لیکن گروہ کے گروہ مذہب چھوڑنے کی بجائے جوانمردی سے اپنی جانیں قربان کر گئے - اِس دلیرانہ مزاحمت کے رہنما کاہنوں کے اُس محب وطن گھرانے سے تھے جو مکابیوں کے نام سے مشہور ہے -

مکابیوں کا زمانہ 167 سے 63 قبل از مسیح تک رہا - جنگ آزادی ایک معمر کاہن متتیاہ نے شروع کی جسے اُس کے بیٹوں نے 30 سال تک جاری رکھا - اُس کے ایک بیٹے یہوداہ نے اپنے سے دس گنا بڑے دشمن کے مقابلے میں ایک ہی سال میں 5 لڑائیاں جیتیں اور اُسے مکابی یعنی ہتھوڑا کا لقب ملا جو اُس کے سارے خاندان کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے - یہوداہ اِس حد تک کامیاب ہوا کہ اُس نے ہیکل دوبارہ کھولی، اُسے پاک صاف کیا اور دوبارہ مخصوص کیا جسکی عزت و تکریم میں عید تجدید منائی جاتی رہی - یہوداہ آخر کار ایک لڑائی میں کام آیا لیکن بالآخر اُس کے بھائی شمعون نے تکلیفوں بھری آزادی حاصل کرلی - جسے ارامیوں نے مان لیا - شمعون کا بیٹا یوحنا ہرکانس بادشاہ کے لقب کی شان کے ساتھ اپنے باپ کا جانشین بنا - اِس واقعے سے مکابیوں کے ایک بزرگ حشمون کے نام پر سلطنت حشمونی کی بنیاد پڑی - سامعین! عہد عتیق اور عہد جدید کے درمیان سیاسی تاریخ کا چھٹا زمانہ رومی زمانہ تھا جو 63 قبل از مسیح سے لے کر 70 سنۂ یعنی پومپئی کے یروشلیم پر قبضہ کرنے سے لے کر طِطُس کے ہاتھوں اسکی تباہی تک رہا - مکابی زمانے کے آخری سالوں میں پیچ تنازعات ہوتے رہے - حشمونی خاندان کے مختلف افراد میں تخت کیلئے رقابتیں، سازشیں اور اُن کے توڑ، قتل اور روم کی بڑھتی ہوئی قوت کے سامنے دعوے پیش ہوتے تھے - جن سے اِس زمانے کی روداد داغدار ہوئی -

پومپی اعظم نے 63 قبل از مسیح میں اپنے فاتح
لشکروں کو لے کر سوریہ پر چڑھائی کر کے سیلوکیوں کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا اور یروشلیم پر قبضہ کر کے یہودیوں کیلئے خود مختار سیاسی زندگی کی آخری چنگاری بھی بجھا دی۔ کچھ مدت تک حشمونی مقامی حکام کے طور پر سوریہ کے رومی گورنر کی نگرانی میں اس ظالمانہ اختیار کے تحت کام پر لگائے جاتے رہے جو باہر سے جاری ہوتا تھا۔ لیکن بامعنی تاریخ گواہ ہے کہ نہ تو ظالم اپنے ظلم کے سہارے آج تک اس دنیا کو اپنا مستقل ٹھکانہ بنا سکا ہے۔ اور نہ ہی مظلوم ہمیشہ ظالم کی ٹھوکروں کا نشانہ بنتا رہا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب تک وہ دنیا میں رہتا ہے۔ دنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ کر دنیا کے ہنگاموں میں مگن رہتا ہے۔ لیکن جب سب کچھ کھو جاتا ہے تو پھر پچھتاتا ہے کہ او ہو! الٰہی یہ کیا تھا اور الٰہی یہ کیا ہے۔ یہیں ہے دنیا کا کچھ ٹھکانہ۔
الٰہی یہ کیا تھا اور الٰہی یہ کیا ہے۔ یہاں تو رہنا ہے بس آنا جانا۔
کاہے کو میں دنیا کی رنگینیوں کے پیچھے دیوانہ وار بھاگتا رہا۔ کاہے کو میں دنیاوی جھگڑوں میں الجھ کر راتوں کو جاگتا رہا۔

اب بھی وقت ہے۔ اب بھی موقع ہے۔
چھوڑو پیارو یہ سب کہانی
سمجھو۔ سوچو۔ یسوع سے ہے زندگانی
چھوڑ اس کے پیچھے تو اب روانہ
کہ وہی ہے تیرا ابدی ٹھکانہ

گیت # الٰہی یہ کیا ہے - S.NO 248 DUR 0.17, 3.43

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں عہدِ عتیق اور عہد جدید کے درمیان سیاسی تاریخ کے زمانوں کا حال سُنا۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں عبرو دیسی خاندان عبرانی طرز زندگی اور اُن کے رسم و رواج میں تبدیلیوں کا ایک جائزہ پیش کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلام الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 71 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔ یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا۔

اب اجازت دیجئے۔

خدا حافظ